

The background of the entire image is a dark, moody photograph of a study or library. In the lower-left foreground, a dark wooden desk is visible. On the desk sits a classic desk lamp with a brass base and a dark, adjustable shade, which is turned on, casting a warm, focused light. Next to the lamp is an open book with aged, yellowed pages. A quill pen and a small, dark object, possibly a gavel or a pen rest, are also on the desk. In the background, out of focus, are tall bookshelves filled with books. The overall color palette is dark, with deep blues, blacks, and browns, punctuated by the warm light of the lamp.

THE SILENCE BEFORE THE BANG

Action without noise.

Ferdinando



Wall Street: دھماکے سے پہلے کی خاموشی

ہر آغاز جوش پیدا کرتا ہے۔ نامعلوم ہماری طرف نہیں بڑھتا؛ ہم ہیں جو اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ یہ ایک خوب صورت احساس ہے۔ ایڈرینالین، ڈوپامین اور ان کا پورا کنبہ ہمیں بے ساختہ یقین کے ساتھ آگے دھکیلتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے، نجی لمحے باقی رہ جاتے ہیں، سب ایک ہی مقصد سے جنمے ہوئے۔ وہ کسی رجحان، کسی نمونے یا کسی سانچے کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ اسے خود تخلیق کرتے ہیں۔

پھر نتائج کی توقع آتی ہے۔ یہ عمل کا فطری نتیجہ ہے۔ قربانی، محنت اور لگایا ہوا وقت ہمیشہ بدلے میں کچھ مانگتے معلوم ہوتے ہیں۔ کبھی نتیجہ شور کے ذریعے اپنا اعلان کرتا ہے: وہ جگہ جہاں چیزوں نے ایک دکھائی دینے والا اثر پیدا کیا ہے۔ کبھی وہ خاموشی کے ذریعے آتا ہے: وہ جگہ جہاں چیزوں نے اثر تو پھر بھی پیدا کیا ہے، مگر ہمیں اس کی خبر ہونے دیے بغیر۔ یہ دونوں ایک جیسے لگ سکتے ہیں، مگر ہیں نہیں۔

شور آوازیں، تنقید، الفاظ، سماجی اشارے، اعلانات اور مظاہرے پیدا کرتا ہے۔ خاموشی بھی یہی حرکتیں پیدا کرتی ہے، بس ہماری آنکھوں سے دور۔ پھر بھی ان دونوں دنیاؤں کی قدر مشترک اکثر صرف ایک چیز ہوتی ہے: پیسہ۔ وہ کئی صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایک انٹرویو۔ ایک اشتہار۔ ایک کنونشن۔ مگر سب سے ٹھوس، سب سے کم علامتی اور سب سے عام صورت بینک ٹرانسفر ہی رہتی ہے۔ جو آسودگی بھی پیدا کر سکتا ہے اور بے چینی بھی، اگرچہ تقریباً ہمیشہ عارضی اثرات کے ساتھ۔

اور میں تھا کہ اگست کی ایک گرم اور مرطوب شام سونے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس کے بجائے میں نے کیا کیا؟ اچھل کر اٹھا، اپنی میز تک گیا، کمپیوٹر کھولا اور یہ خیالات لکھنے شروع کر دیے۔ مگر کیوں؟ میرے نہ کوئی منصوبے ہیں، نہ توقعات، نہ عزائم۔ میں اسی پر جیتا ہوں جو پہلے سے میرا ہے، اور وہ کافی ہے۔ مجھے اپنی زندگی بدلنے کی کوئی توقع نہیں، اور میں ہر روز خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے اپنے وجود کے اسٹیج پر روشنیاں جلائے رکھی ہیں۔

تو پھر ہوا کیا؟ میں نے ابھی ابھی اپنی ویب سائٹ کی ٹریفک کے اعداد و شمار دیکھے تھے۔ یہ دیکھنے میں ایک خاص لطف ہے کہ کتنے لوگ آئے، کن ملکوں سے آئے اور کون سے صفحے

کہنگالے۔ اور یہ سب یہ جانتے ہوئے کہ مجھے کسی خریداری کی تلاش نہیں تھی، کیونکہ میں نے ادب نہ بیچنے کا، اس سے پیسہ نہ بنانے کا انتخاب کیا تھا۔ یہ کام Bezos کے بچے پہلے ہی کر رہے تھے۔ یہ کبھی میرا کام نہیں تھا۔

پچھلے دنوں میں ویب نے 80 فیصد کمی دکھائی تھی۔ ایک عمومی انہدام۔ کوئی گفتگو نہیں۔ کوئی ای میل نہیں۔ کوئی بیرونی نشان نہیں۔ صرف خاموشی رہ گئی۔ ایسی خاموشی جو بولتی تھی اور ایک دھماکے کا اعلان کرتی تھی۔ زلزلوں نے مجھے یہ سبق سکھایا تھا۔ اور فطرت شاذ ہی غلط ہوتی ہے۔ مگر میں فکرمند نہیں تھا۔ میں بس مسکراہٹوں اور سوچوں سے بھرا ہوا تھا، اس بات سے باخبر کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ یہ دھماکے سے پہلے کی خاموشی تھی۔

بہتوں کے لیے یہ عمل کے بغیر شور تھا۔ میرے لیے یہ شور کے بغیر عمل تھا۔ پھر، پو پھٹتے ہی، کسی نے دروازے پر دستک دی۔ وہ کوئی کوریئر نہیں تھا۔ وہ ایک خط تھا۔ سرخ لاکھ سے مہربند۔ بھیجنے والے کا نام سادہ تھا: DYNAMITE۔ مگر میں نے اسے بھیجنے والے کو لوٹا دیا۔ میں تو صرف دھماکوں کی امید لگائے بیٹھا تھا۔ اتنے کی آرزو مجھے نہ تھی۔

فرڈیننڈو